111841 ـ طلاق کی نیت سے شادی کرنا حرام ہے

سوال

طلاق کی نیت سے شادی کرنے کا حکم کیا ہے، کچھ عرصہ کے لیے ایك شخص مسافر ہو اور شادی کر لے تو اس کی نیت میں ہو کہ جب واپس اپنے ملك جائےگا تو طلاق دے دے گا کیا ایسا کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

کچھ علماء کرام طلاق کی نیت سے شادی کرنا باطل قرار دیتے ہیں، کیونکہ یہ وقتی شادی ہے اس لیے متع کے مشابہ ہوئی.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کی بھی یہی رائے ہے ہم نے ان کا فتوی سوال نمبر (91962) کے جواب میں نقل کیا ہے آپ اس کا مطالعہ کر سکتے ہیں.

اور کچھ علماء کرام کی رائے یہ ہے کہ یہ شادی صحیح ہے لیکن یہ حرام اس لیے ہے کہ اس میں دھوکہ و فراڈ پایا جاتا ہے کیونکہ اگر عورت اور اس کے ولی کو اس کا علم ہو جائے کہ وہ شخص طلاق کی نیت سے شادی کر رہا ہے کہ کچھ ایام یا مہینے یا سال کے بعد اسے طلاق دے دے گا تو وہ اس شادی کی موافقت ہی نہیں کرینگے.

اس رائے کے حامل علماء میں شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ شامل ہیں، ان سے دریافت کیا گیا:

ایك شخص کسی دوسرے ملك جانا چاہتا ہے کیونکہ اس کی ڈیوٹی وہاں لگی ہے اور وہ اپنی عفت و عصمت محفوظ رکھنے کے لیے کچھ عرصہ کے لیے شادی کرے اور بعد میں طلاق دے دے لیکن بیوی کو نہ بتائے کہ وہ اسے طلاق دے دے گا تو اس شادی کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" طلاق کی نیت سے اس نکاح کی دو حالتیں ہیں:

یا تو عقد نکاح میں شرط رکھی گئی ہو کہ یہ نکاح ایك ماہ یا سال یا تعلم مکمل ہونے تك ہو گی، تو یہ نکاح متعہ کہلاتا ہے اور یہ حرام ہے.

یا پھر وہ اس کی نیت رکھتا ہے لیکن شرط نہیں لگاتا، تو اس میں مسلك حنبلی میں مشہور یہی ہے کہ ایسا کرنا حرام ہے اور یہ عقد نکاح فاسد ہو گا، کیونکہ یہ کہتے ہیں: جس چیز کی نیت کی گئی ہے وہ مشروط کی طرح ہی ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور ہر شخص کے لیے وہی ہی جو اس نے نیت کی "

اور اس لیے کہ اگر کسی مرد نے کسی ایسی عورت سے شادی کی جس کو تین طلاق ہو چکی ہوں اور وہ اسے حلال کرنے کے لیے شادی کرے پھر اسے طلاق دے تو یہ نکاح فاسد ہو گا، اور اگرچہ اس میں شرط نہ بھی ہو، کیونکہ نیت کردہ چیز مشروط کی طرح ہی ہے.

چنانچہ اگر نیت حلال کرنے کی ہو تو یہ نکاح فاسد ہو جائیگا، تو اسی طرح متع کی نیت بھی نکاح کو فاسد کر دیتی ہے حنابلہ کا قول یہی ہے.

اور اس مسئلہ میں اہل علم کا دوسرا قول یہ ہے کہ:

اگر کسی شخص کی نیت میں ہو کہ جب وہ یہ ملك چھوڑ کر جائیگا تو بیوی کو طلاق دے دے گا اس نیت سے شادی کرنا صحیح ہے، مثلا وہ لوگ جو تعلیم وغیرہ کے لیے دوسرے ملك جاتے ہیں.

علماء کا کہنا ہے: اس لیے کہ اس نے شرط نہیں لگائی، اور اس نکاح اور نکاح متعہ میں فرق یہ ہے کہ نکاح متعہ کی مدت جب ختم ہو جائے تو اس میں علیحدگی ہو جاتی ہے چاہے خاوند چاہے یا انکار کرے، لیکن اس نکاح میں ممکن ہے کہ جب خاوند اپنی بیوی میں رغبت رکھتا ہو تو وہ اس کے پاس باقی رہے اور اسے وہ طلاق نہ دے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا ایك قول یہی ہے.

اور میرے نزدیك یہ صحیح ہے متعہ نہیں کیونکہ اس پر متعہ کی تعریف لاگو نہیں ہوتی، لیکن یہ اس اعتبار سے حرام ہی کہ اس میں بیوی اور اس کے خاندان والوں کے لیے دھوکہ و فراڈ پایا جاتا ہے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکہ و فراڈ حرام کیا ہے، کیونکہ اگر بیوی کو یہ علم ہو جائے کہ یہ شخص تو اس سے صرف اتنی مدت کے لیے شادی کر رہا ہے تو وہ اس سے کبھی بھی شادی نہ کرے، اور اسی طرح عورت کے خاندان والوں کو علم ہو جائے تو وہ بھی اس کی شادی نہ کریں.

اور اسی طرح وہ شخص خود بھی اس پر راضی نہیں ہو گا کہ اس کی بیٹی کی کسی ایسے شخص سے شادی ہو جس کی نیت میں ضرورت ختم ہونے کے بعد طلاق دینا ہو، تو پھر وہ اپنے لیے کس طرح اس معاملہ پر راضی ہو رہا ہے کہ اگر اس کے لیے ساتھ وہی معاملہ کیا جائے تو وہ اپنے لیے اسے پسند نہ کرے یہ ایمان کے خلاف ہے کیونکہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم میں سے اس وقت تك كوئی مومن ہی نہیں ہو سكتا جب تك وہ اپنے بھائی كے ليے بھی وہی كچھ پسند نہ كرے جو اپنے ليے پسند كرتا ہے "

اور اس ليے كہ میں نے سنا ہے كچھ لوگوں نے اس قول كو ايسے معاملہ كے ليے ذريعہ اور وسيلہ بنا ليا ہے جو كسی بھی عالم دين نے نہيں كہا، وہ يہ كہ وہ دوسرے ملكوں میں صرف شادی كے ليے جاتے ہيں، وہ اس ملك میں شادی كے ليے جاتے ہيں اور پھر جتنا اللہ چاہے وہاں اس بيوی كے ساتھ رہتے ہيں جس كے متعلق ان كی نيت تھی كہ يہ شادی وقتی ہے، اور پھر واپس آ جاتے ہيں، اس مسئلہ میں يہ عظيم ممانعت ہے اور اس كا دروازہ بند كرنا زيادہ بہتر ہے كيونكہ اس میں دھوكہ و فراڈ پايا جاتا ہے اور اس ليے بھی كہ اس طرح كا دروازہ كھول دے گا، كيونكہ لوگ جاہل ہيں اور اكثر لوگ كو خواہش اللہ كی حدود كی پامالی سے نہيں روكےگی " انتہی

ديكھيں: فتاوى المراۃ المسلمۃ (2 / 757 ـ 758).

اور فقہ اكيڈمی كا فيصلہ ہے:

" طلاق كی نيت سے شادی كرنا يہ ہے كہ: ايسی شادی جس میں نكاح كے اركان اور شروط پائی جائيں اور خاوند كے دل میں متعين مدت كے بعد طلاق كی نيت ہو مثلا دس دن يا كوئی مجہول مدت ہو؛ مثلا تعليم مكمل ہونے يا ضرورت پوری ہونے كی غرض سے جس كی بنا پر وہاں آيا ہے اس كے بعد طلاق دے گا.

نكاح كی يہ قسم باوجود اس كے كہ كچھ علماء نے اس كو جائز قرار ديا ہے ليكن فقہ اكيڈمی اس كی ممانعت كرتی ہے؛ كيونكہ يہ دھوكہ و فراڈ پر مبنی ہے، كيونكہ جب عورت كو يا اس كے ولی كو علم ہو جائے كہ اس كو طلاق دی جائيگی تو وہ كبھی بھی اس عقد نكاح كو قبول نہ كريں.

اور اس ليے بھی كہ يہ بہت ساری عظيم خرابيوں اور خطرناك قسم نقصانات كا باعث بنے گا جس سے مسلمانوں كی شہرت خراب ہو گی.

اللہ عزوجل ہی توفيق دينے والا ہے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ عليہ وسلم اور ان كی آل اور صحابہ كرام پر اپنی رحمتيں نازل فرمائے " انتہی

https://www.spa.gov.sa/353254

بہر حال طلاق كی نيت سے شادی كرنا حرام ہے، اور اس میں يہ تردد ہے كہ آيا يہ نكاح متعہ كی طرح اصل میں باطل ہے يا كہ دھوكہ و فراڈ كی بنا پر نكاح حرام ہو گا.

والله اعلم .